صبر کا مطلب ساکت بیٹھنا نہیں

صبر، غیر فعال (passive) انداز میں ہار مان لینے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک منظم اور باضابطہ زندگی گزارنے کا نام ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جہاں آپ کی ذمہ داری بنتی ہے وہاں پوری طرح عمل کریں، اور جہاں آپ کا اختیار نہیں ہے وہاں پر سکون رہ کر اسے قبول کر لیں۔ نشوونما کے لیے وقت درکار ہوتا ہے، نقصان، قبول کر لینے کا تقاضا کرتا ہے، اور مشکلات ایسی کوشش مانگتی ہیں جن کی کامیابی کی کوئی گارنٹی نہیں ہوتی۔ حقیقی صبر یہ ہے کہ آپ اپنا کام کرتے ہوئے ڈٹے رہیں، اور نتائج کے فوری حصول کے بغیر بھی عمل (process) پر یقین رکھیں۔ یہ بے بسی کے عالم میں انتظار کرنا نہیں، بلکہ زندگی کے آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ خود کو مستقل مزاج، ذمہ دار اور خود کو یکجا رکھنے کا نام ہے۔

میں نے ان سے پوچھا، "کیا آپ صبر کی عملی تشریح کر سکتے ہیں؟ کیونکہ جب بھی لوگ 'صبر' کا ذکر کرتے ہیں، تو ایسا لگتا ہے جیسے یہ ہمت ہارنے یا غیر فعال ہو جانے کا نام ہو۔"

انہوں نے فوراً جواب نہیں دیا۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا، "یہ الجھن بہت عام پائی جاتی ہے——اور اس کی قیمت بھی بہت زیادہ چکانی پڑتی ہے۔"

انہوں نے وضاحت کی کہ صبر کو اس لیے غلط سمجھا جاتا ہے کیونکہ ہم اسے ایک ہی رویہ سمجھتے ہیں، جبکہ حقیقت میں یہ مختلف قسم کے حالات کے لیے ایک منظم ردعمل ہے۔ "صبر،" انہوں نے کہا، "کوئی ایک چیز نہیں ہے۔ یہ اس بات پر منحصر ہے کہ کیا آپ کے اختیار میں ہے اور کیا نہیں۔" اس فرق نے سب کچھ بدل کر رکھ دیا۔

انہوں نے صبر کی سادہ ترین سطح سے بات شروع کی۔

"کچھ چیزیں،" انہوں نے کہا، "وقت لیتی ہیں۔ ان میں کوئی شارٹ کٹ نہیں ہوتا، نہ کوئی سودے بازی۔" انہوں نے اتنی واضح مثال دی کہ وہ تقریباً غیر ضروری محسوس ہوئی۔ "آپ آج ایک بیج بوتے ہیں،" انہوں نے کہا، "تو آپ اگلے دن اسے یہ چیک کرنے کے لیے نہیں کھودتے کہ وہ اگ رہا ہے یا نہیں۔"

میں مسکرا دیا۔ "بلاشبہ نہیں۔"

"لیکن لوگ زندگی کے معاملات میں ایسا ہی کرتے ہیں،" انہوں نے جواب دیا۔ "وہ محنت کا بیج تو بو دیتے ہیں، لیکن نتائج فوری طور پر سامنے نہ آنے پر گھبرا جاتے ہیں۔" انہوں نے وضاحت کی کہ اس قسم کا صبر، وقت کے بارے میں صحیح سمجھ بوجھ کا نام ہے۔ یہ مان لینا کہ نشوونما کی اپنی ایک رفتار ہوتی ہے۔ کہ نتائج آہستہ، خاموشی سے اور غیر مرئی انداز میں نتیجہ خیز ہوتے ہیں۔ "یہ صبر غیر فعال نہیں،" انہوں نے کہا، "یہ ایک دانشمندانہ انتظار ہے۔"

پھر انہوں نے ایک زیادہ مشکل قسم (Category) کے بارے میں بات کی۔ "کچھ حالات ایسے ہوتے ہیں،" انہوں نے کہا، "جہاں کچھ نہیں کیا جا سکتا"۔ جیسے نقصان، موت یا ایسی تبدیلی جسے واپس نہیں پلٹایا جا سکتا۔ "میں اپنی ماں کو واپس نہیں لا سکتا،" انہوں نے دھیمے لہجے میں کہا۔ "کوئی بھی حکمت عملی اس مسئلے کو حل نہیں کر سکتی۔" ایسے مواقع پر صبر کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ انسان بغیر کسی تلخی کے حقیقت کو قبول کر لے۔ "یہ صبر،" انہوں نے کہا، "چیزوں کو ٹھیک کرنے سے مطلق نہیں، بلکہ خود کو ٹوٹنے سے بچانے کے بارے میں ہے۔" "نہ انکار، نہ لا متناہی شکوہ۔ نہ ہی غم کے نام پر اپنی ذات کو تباہ کرنا۔ بس کھڑے رہنا، تب بھی جب کرنے کے لیے کچھ باقی نہ بچے۔

پھر وہ آگے کی طرف جھکے۔ "لیکن سب سے بڑی الجھن تیسری قسم میں پیدا ہوتی ہے۔"

میں نے غور سے سنا۔

"یہ وہ حالات ہیں جہاں مشکل سامنے آتی ہے اور آپ کی ذمہ داری بھی بنتی ہے۔ جیسے ملازمت کا ختم ہونا۔ مالی بحران۔ تنازعہ۔ ناکامی۔" انہوں نے کہا، "یہ وہ جگہ ہے جہاں لوگ صبر کو ایک بہانے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔"

"وہ کہتے ہیں، 'میں بس صبر کروں گا،' اور پھر کچھ نہیں کرتے۔"

انہوں نے سر ہلایا۔ "وہ صبر نہیں ہے۔ وہ تو فرار (avoidance) ہے۔"

وہ واپس کسان کی مثال پر آ گئے۔ "کسان کا کام فصل کو اگانا نہیں ہے،" انہوں نے کہا۔ "یہ اس کے اختیار میں نہیں ہے۔"

"کسان کا کام،" انہوں نے بات جاری رکھی، "زمین کو تیار کرنا، بیج بونا، اسے پانی دینا اور اس کی حفاظت کرنا ہے۔" "یہ محنت ہے۔ یہ ذمہ داری ہے۔" "یہ سب کرنے کے بعد،" انہوں نے کہا، "پھر صبر کی باری آتی ہے۔ بارش کا انتظار۔ نشوونما کا انتظار۔" غیر یقینی صورتحال کا انتظار——اولے، قحط، نقصان۔

"صبر،" انہوں نے کہا، "تب شروع ہوتا ہے جب ذمہ داری پوری کر لی جائے۔" میں نے پوچھا، "تو کیا صبر، عمل کے ساتھ استقامت اختیار کرنا ہے؟"

وہ مسکرائے۔ "بالکل۔ "جو کر سکتے ہو وہ کرو۔ جسے کنڑول نہیں کر سکتے اسے قبول کرو۔ اوران دونوں کے درمیان فرق کو خلط ملط مت کرو۔ انہوں نے ایک بہت معمولی مثال دی۔ "اگر ٹیکس بڑھ جائیں،" انہوں نے کہا، "توآپ اپنی زندگی شکوہ کرنے میں نہیں گزارتے۔ آپ ایڈ جسٹمنٹ کرتے ہیں، منصوبہ بناتے ہیں، اپنا فرض نبھاتے ہیں۔ یہ صبر ہے۔"

"اگر آپ کا سامنا ایسے شخص سے ہو جس سے ٹکرانے کی آپ میں طاقت نہیں،" انہوں نے کہا، "توآپ آپے سے باہر نہیں ہوتے یا ہمت نہیں ہارتے۔ آپ خود کو مستحکم رکھتے ہیں۔" یہ صبر ہے۔

"اگر آپ کی محنت کے باوجود آپ کی آمدنی میں فوری بہتری نہیں آتی،" انہوں نے کہا، "توآپ عمل کرنا نہیں چھوڑتے۔ آپ چلتے رہتے ہیں۔" یہ صبر ہے۔

انہوں نے مجھے ایک چھوٹی سی غلطی کے بارے میں خبر دار کیا۔ "لوگ سمجھتے ہیں کہ صبر کا مطلب یہ ہے کہ نتائج جلدی بہتر ہو جائیں گے،" انہوں نے کہا۔ "اس کا کوئی وعدہ نہیں ہے۔ آپ درست عمل کر کے بھی نقصان اٹھا سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ آپ اپنا فرض ادا کریں اور پھر بھی توقع سے زیادہ دیر تک انتظار کرنا پڑے۔"

"صبر،" انہوں نے کہا، "کامیابی کا کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ یہ کردار کی تعمیر کا عہد ہے۔"

بات ختم کرتے ہوئے انہوں نے کچھ ایسا کہا جو میں نے بعد میں نوٹ کر لیا:

انہوں نے کہا، "صبر کا مطلب ساکت کھڑے رہنا نہیں؛ بلکہ صحیح انداز میں ثابت قدم رہنا ہے جبکہ وقت اپنا کام کرتا ہے۔"

تب مجھے سمجھ آیا کہ صبر اتنا بھاری کیوں محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ بیک وقت دو چیزوں کا تقاضا کرتا ہے:

- اختیار کے بغیر ذمہ داری نبھانا
- گارنٹی کے بغیر کوشش کرنا

اور شاید اسی لیے صبر کمزوری نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی طاقت ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ تربیت پاتی ہے۔